ناہو

چراغ دہلی

نمبر ۱ | مطبوعہ ۷ جولائی سنہ ۶۶ ۱ء یوم شنبہ | جلد اول



اشتہارات اور مطالب مفید ذات خاص
کیواسطی چہپائی فی سطر ا مقرر ہی مگر
اشتہارات سوداگری کی چہپائی مین قدر
تخفیف ہوگی اور مطالب مفید عام چہپائی جاینگی
فقط

دہلی

جیسی کہ توجہ جناب کرنیل بمبلٹن صاحب بہادر کمشنر دہلی کی عدل گستری اور رعایا پروری پر ہی اسی طور پر صاحب موصوف آراستگی شہر مین بہی متوجہ ہین چنانچہ کمپنی باغ بخوبی آراستہ کروا دیا اور شہر مین سڑکین تیار کرا دین اور بیرون شہر قدسیا باغ کی طرف جو نشیب و فراز زمین کا تہا باسلوبی تمام ہموار کرا کی دیوار پختہ بنوا دی ہے اب وہان کی اینڈو رزوند کو اوس موقع پر ایسی فرحت حاصل ہوتی ہی کہ جسکا بیان نہین کیا جاتا ہی فقط

کابل

۷ جون — اجکل روز صاحبزادہ میان عطیق اللہ نی قندہار کا ایک خط بہ مضمون مفصلۂ ذیل امیر محمد افضل خان کو دیا

مضمون خط

لکھا تھا کہ ۴ تاریخ محرم مطابق ۱۹ مئی کو امیر شیر علیخان صاحب قندہار مین تشریف لائی تھی اور معہ اپنی چہوٹی لڑکی شہر کی باغ خوب نگار باہر ولی کی قیام پذیر ہوئی — حاکم قندہار نی یہہ خبر سنکر اونکی پاس کہلا بہیجا کہ اپ شہر مین تشریف لی ائی مگر امیر صاحب موصوف نی جواب دیا کہ بباعث زیادتی گرمی کے مین اسی جگہہ رہنا پسند کرتا ہون — امیر صاحب نی اسی موقع پر کچہہ خرچ طلب کیا تہا اوسوقت حاکم قندہار نی جو دی مگر اوس جگہہ امیر صاحب بہت عرصہ تک نہین رہی کیونکہ اونہون نی سنا تھا کہ حاکم قندہار کا ارادہ اونکی قید کرنیکا ہی اور اسیواسطی امیر صاحب اپنا لڑکیکو تو تنگ اور فرح کی راہ سی ہرات کو تشریف لی گئی — ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ امیر افضل خان نی احوال مندرجہ خط مذکورہ بالا پر کچہہ اعتبار نہین کیا ۹ جون اس تاریخکو سردار محمد رفیق خان اور سلطان احمد غلام جان اور سرفراز جان غلزئی اور لوہستانی خانون نی بالاتفاق دربار مین موجود ہو کر امیر صاحب سی التجا کی کہ چونکہ مستعفی عبد الرزاق خان بہت ضعیف اور قدیم ملازم ریاست ہی اسواسطی اپ از راہ عنایت اونکو قید سی رہا کر دیجئی یہہ بات سنکر امیر صاحب نی جواب دیا کہ مین خوب جانتا ہون کہ مستعفی ریاست قدیم ملازم ہی لیکن مجھکو بند و بست کرنے مین کچہہ عرصہ ضرور چاہئی زمان لعد مستعفی کی بعد بہی بند و بست ہو جائیگا کیونکہ مین سوای اوس عرصہ کی جبتک انتظام و بند و بست ملک کا ہو جای قید رکہنا نہین چاہتا — ۱۰ جون اجکل روز فرستادگان ترکستان و بدخشان وکوہستان کو امیر افضل خان صاحب کی ملازمت حاصل ہوئی اور امیر صاحب نی ان لوگون کو حسب اونکی مدارج کی خلعت عنایت کئی ۔ امیر صاحب نی تمام حکام کو ہدایت کی ہی کہ تمام مقدمات اور سزای مجرمان بہ موجب شرع کی عمل در آمد ہون اور کوتوال کو حکم دیا ہی کہ اسبات کی منادی کرا دیوی کہ شرابی اور قمار باز لوگون کو اجکی تاریخ سی موافق شرع شریف کی سزا دیجاویگی

۱۰ جون بہ سفارش سردار رفیق خان کی فرزند خان کافری اور خسرو خان کافری اور جرنیل محمد علی خان بعد ادای مبلغ — ہزار روپیہ کے بطریق فدیہ کی قید سی رہا ہوئی — نایب دینا جان بہی اجکل ہی روز خلاص ہوئی —

۱۱ جون اس تاریخکو ایک خط مندرجہ الذیل سردار غلام محی الدین خان قندہاری کی پاس سی وصول ہوا

مضمون خط

اس مین شبہہ نہین کہ تمکو یہ حال سنکر گو نہ رنج ہوگا کہ مین مجبور ہو کر قندہار سی چلا آیا فی الحال

میں مقام محروف میں بہ انتظار اوسکی حکم کی قیام
پذیر ہون — جب امیر شیر علیخان صاحب
قندہار میں تشریف لای تہی تو اونہون نے
میری گرفتاری میں بہت کوشش کے مگر مین
بہ مددگاری حضرت باری اور اپنی خوش
نصیبی سی اون کی چنگل سی بچکر نکل آیا —
بعد ملاحظہ اس خط کی امیر صاحب نی دو خط
لکہوائی ایک بنام سردار غلام محی الدین کی
بدین مضمون کہ تم فی الفور جتنی جلدی ممکن ہو
اپنی تئیں غزنین بچاؤ اور دوسرا بنام غلام علی
حاکم غزنین کی جسمین یہہ حکم تہا کہ جسوقت سردار
غلام محی الدین مقام غزنین میں وارد ہو مبلغ
ایک ہزار روپیہ اوسکو حوالہ کردینا سردار
سرور خان کو شکاہ امیر صاحب سے یہہ
حکم ملاہی کہ بلا تاخیر ایک لحظ کی تم ترکستان
کی جانب روانہ ہو اور وہاں الگذاری اور
خراج وغیرہ کی تحصیل کرنی میں فیض محمد خان
کی مددگار ہو — ۱۷ جون اس تاریخکو
قندہار سی خبر ای کہ امیر شیر علی خان بڑی بڑی
تنخواہوں پر یعنی بشرح مبلغ للعہ ماہوار
سوار اور مبلغ عہ ماہوار پیادہ کی سپاہ
بہرتی کر رہی ہین علاوہ اوسکی اونہون نی تمام اضلاع
متعلقہ قندہار مین منادی کرادی ہی کہ اگر
لوگ اپنی خوشی سی ہماری ان سپاہ مین بہرتی
نہ ہونگی تو ہم اون کو بزور وزبردستی
سپاہ مین داخل کرینگی — یہہ بہی خبر ہی
کہ امیر شیر علی خان کی پاس کچھہ نئی ڈہلی

ہوئیں تو مین بہی موجود مین — ۱۲ جون
بزبانی چند سوداگرون کی جو ابہی بخارا
سی چلی آتی ہین یہہ خبر معلوم ہوئی کہ شاہ
بخارا البسر گردکی ایک بہت بڑی سپاہ
کی روسیون سی تین مرتبہ لڑا مگر تینون مرتبہ
شکست فاش کہائی اور روسیونسی کچھہ
پیش و رفت نہ گئی اور اسی باعث سی لاچار
ہوکر دریای ستار کی اس جانب کہیو ڈالی
پڑا ہی اور مسلمان لوگ جو ہمرکاب شاہ بخارا
تہی سب تتر بتر ہوکر بہاگ گئی مگر ایک اکثر
روسیون کا بخارا والون کی ہاتہ اگیا ہے
اور خبر ہی کہ شاہ بخارانی ایک اپنا وکیل
خدمت مین اہل روس کی بہیجا ہی کہ وہ حتی
الوسع کچھہ انتظام و فیصلہ کرادیوی ✦ از دہلی

جہانسی

۵ جون تاریخ ۱۶ اور ۱۸ — کو تو یہان
کچھہ قدری بارش باران رحمت الہی ہوئی
مگر تاریخ ۱۹ سی کل کی روز تک رات دن
بڑی کثرت سی مینہ برسا البتہ اج کچھہ صفائی
نظر اتی ہی مگر آسمان پر تاہم بدلی خوب پہیل
رہی ہی — خبر ہی کہ سارجنٹ مکارتہی جسکا
حال ہم پہلی لکھہ چکین ہین کہ اپنی جورو سے
بہیس مین پہرہ سی نکل بہاگا تہا اب کسی جگہہ
قریب اندور کی گاڑی مین مرا ہوا ملا اور
اوسکی پاس قریب دو سو روپیہ کی مالیت
کا کچھہ اسباب تہا ✦
دوپہر کسوقت برانڈہ مین تہرمومیٹر قریب ۹۵ درجہ

ہتو ہاہی ، ایضاً

امرت سر

خط آمدہ ہماری ایک دوست صادق سی
معلوم ہوا کہ امرت سر مین سب طرح خیریت
ہی صرف دو چار گانو کا جو طرف شمال بفاصلہ
دو میل کی واقعہ ہین کچہ نقصان ہوا یعنی
۲۶ جون کو موضع ولہ وغیرہ مواضعات
پر ایسی اولی برسی کہ کہتیون کا اور باردار
درختون کا بدرجہ نہایت بڑا نقصان ہوا
اور دو طفل باہر سایہ سی تہی وہ اولون
کی مارسی مر گئی اور ابر ہی رہتا ہی اور ہوا
تند چلتی رہتی ہی فقط ایک سوداگر دہلی
سی کچہ مال لیکر بسواری شکرم کوہ مری
کو جاتا تہا دریای راوی متصل لاہور سی
جو گذر ہوا اوسوقت طغیانی پر تہا وہ گاری
غرق آب ہو گئی دو کوچوان اور سوداگر تو
تین کوس کی فاصلہ پر جاکر دریا سی نکل
اور گاری ہی نکل آئی مگر دو گہوڑی او سباب
مالیت تخمیناً ؎ کی دریا برد ہو گیا فقط

قتل بباعث حسد کی

مقام کلکتہ مین بجانب شمال بتاریخ ماہ
حال سنہ حال کو دو شخصون مین جہگڑا ہوا
اور ایک کا اون مین سی دوسری کی گہونسی
مارنی سی دم نکل گیا مفصل یون معلوم ہوا
کہ ایک عورت فاحشہ کی ایک شخص سی دوستی
تہی مگر اوس قحبہ نی ایک پر صبر نہ کرکی ایک اور
بیچارہ غریب کو اپنی دام مین پہسا یا تہا

اور اپنی یار قدیمی سی خفیہ اوسکو اپنی مکان
پر بلا یا کرتی تہی لیکن اس غریب کی جو شامت
آئی تو تاریخ مذکورہ کو یہہ موقع ہوا کہ یہہ
شخص تو اوس عورت کی مکان پر موجود
تہا اور وہ اوسکا یار قدیمی یکایک ان پہنچا
اور اس غیر شخصکو وہان موجود پاکر شعلہ
آتش رشک کا اوسکی سینہ مین بہڑک اوٹہا
اور اوسی غصہ کی جوش مین اس کمبخت
نی ایک لکڑی کا ٹکڑا اوٹہا کر اوسکی سر مین
اس زور سی مارا کہ فوراً مغز اوسکا پاش
پاش ہو گیا ۔ اوس شخص کی لاش کو میڈیکل
کالج اسپتال مین لیگئی اور ابہی کوئی نتیجہ
نہین کہ بروقت گذری گواہی وغیرہ کی
اور مفصل حال معہ نتیجہ اس امر کی معلوم ہوگا

تتمہ جہگڑہ کپتان پاربلی اور انسپکٹر پولیس کا

صاحب اخبار دہلی گزٹ تحریر کرتی ہین
کہ جو واردات مابین کپتان پاربلی صاحب
اور انسپکٹر پولیس جسکا ذکر پرچہ گذشتہ مین
ہو چکا ہی اوس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ یہہ مقدمہ
اخرالامر جناب میجر جنرل صاحب کی روبرو
گیا ۔ اصل صورت یہہ ہی کہ افسر پولیس
انسپکٹر متعینہ کولی بازار تہا اور اکثر
بضرورت کاروبار سرکاری کی قلعہ مین
آیا جایا کرتا تہا مگر حسب اتفاق اوس روز
اوس دروازہ سی باہر آنا چاہتا تہا کہ
جسمین سی بموجب قواعد قلعہ کی کوئی

بابر نہیں اسکتا تہا اور انسپکٹر سی یہہ بہی
غلطی ہوی کہ یہ خیال اپنی حکومت کے
اپنی ارادہ پر قائم رہا اور سنتری ایسی جسکی
کو روکا تہا تعینہ ہوا چنانچہ اوس سنتری
نی اونکو کپتان پاربلی صاحب کی روبرو
کر دیا۔ اب کپتان صاحب کا یہہ بیان
ہی کہ انسپکٹر مذکور میری روبرو بہت
گستاخانہ پیش آیا حالانکہ انسپکٹر نی اپنا
کچہہ عذر بیان کرنا چاہا الا کپتان صاحب
نی بولنی ندیا اور فوراً اوسکو حوالات کر دیا
غرضکہ بعد دو چار گہنٹہ کی انسپکٹر مذکور پہر اسسٹنٹ
گارڈ روبرو صاحب ڈپٹی کمشنر کی گیی
اور جیسا کہ ہم پرچہ سابق مین اطلاع دی چکی
ہین کہ ڈپٹی کمشنر نی رسید دینی سی انکار
کیا اور اون سپاہیون نی یہہ سنکر کہ انسپکٹر
کی گرفتار رکہنی کی ہم جواب دہ ہون گی
خلاص کر دیا تہا چنانچہ بعد چند روز کی
جناب ڈوبس صاحب جج کمشنر نی
تحقیقات اس مقدمہ کی کی اور اس
امر کی اطلاع اور گواہی وغیرہ بخدمتین
جناب میجر جنرل ویلچہ مین صاحب کی بہیجدی
اور نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ میجر صاحب نی تو
کپتان صاحب کو اس سبب سی کہ اونہون
نی اپنی اختیار سی زیادہ دخل دیا تہا
لعنت ملامت کی اور اوپر کمشنر صاحب نے
باین وجہ کہ انسپکٹر کپتان صاحب سی
گستاخی سی پیش آیا تہا اوسکو انسپکٹری سی
موقوف کرکی کانسٹبل کر دیا فقط

جناب لفٹننٹ گورنر صاحب * بہادر پنجاب کی احاطہ کے * چوری کا بیان *

ورنیولا ایک مقدمہ چوری کا جو جناب لفٹننٹ
گورنر صاحب بہادر کی احاطہ مین بروز جمعہ
وقت شب ہوی ہی بحکم پولیس مین درپیش
ہی۔ معلوم ہوا کہ جمعدار بہگوان سنگہ
نی کچہہ عرصہ کی رخصت اپنی وطن
جانیکو لی تہی اور تمام اپنا اسباب وغیرہ
فروخت کرکے نقد روپیہ کر لیا تہا مگر ایسا
اتفاق ہوا کہ اس روانگی سی تہوڑی عرصہ
پیشتر ایک گروہ چورونکا ایک کہڑکی کی راستہ
سی جو اوسکی جانب ہی اندر گہس ائی اور سیدہی
اوس طرف جاکر صندوق اوٹہا لیا اور اوسکی
جگہہ ایک تلوار رکہکر چلدی۔ اس تلوار
کی رکہنی سی شاید اونکی یہہ مراد تہی کہ اگر کوی
شخص مقابلہ پیش آتا تو نتیجہ اوسکا یہہ ہوتا
کہ تلوار چلتی اور خونریزی ہوتی —— الغرض
پولیس نی اسکی بہت جستجو کی اور کہوج لگا کر
کیا چنانچہ قریب دو میل پری ایک جا لی
صندوق اور کچہہ جزوی اشیای دستیاب
ہوگئے اور ایک آدمی بہی جو اوس چوری کا شریک تہا
گرفتار ہوا۔ امید ہی کہ مجرم گرفتار ہوکر سزا اپنی
اعمال بد کی پاوین گی۔ صاحب اخبار دہلی

گزٹ تحریر فرماتی ہین کہ یہہ چوری بہی بہ باعث غفلت مدعی کی ہوی اور معلوم ہوتا ہی کہ یہہ مدعی برہمنون اور پنڈتون چیلون بہتا اور تمام احاطہ کی لوگون کا حساب کتاب بہی اسی کی ہاتہہ تہا تو شاید ان موقون پر جہان ہر قسم کی لوگ موجود ہوتی ہین یہہ شخص اپنی صندوق کو کام مین لاتا ہوگا اور یہہ ظاہر ہی کہ ایسی صورت مین یہان لوگ ایسی غافل اور بی پرواہ ہوتی ہین بدمعاش بہی ضرور موجود ہوتی ہین اور ایسی صورت مین اپنی مطلب کا موقع پاکر اور خصوصاً ایسی غیر محفوظ مقام پر اونکو ایسی نصیحت دیتی ہین جو وہ کبہی نہین بہولتی — غرضکہ مدعی کا مال قریب ایک ہزار کی مالیت کا تہا جو چوری گیا مگر کچہہ اس مین سی دستیاب بہی ہوگیا ہی۔ دہلی گزٹ فقط

مقام مایسور مین حضرت ہیضہ کے تشریف آوری کا بیان

صاحب اخبار دہلی گزٹ رقم طراز ہین کہ ایک خط مورخہ ۱۲ جون آمدہ مایسور سی یہہ حال سنکر از بس افسوس ہی کہ اوس جگہہ بہی حضرت ہیضہ صاحب بڑی کروفر اور زور شور سی تشریف فرما ہوی ہین اور باشندگان مقام مذکورہ بالا پر دست عنایت او شفقت دراز کر رکہا ہے حتی کہ ۱۱ تاریخ کو سات ٹہہ آدمی اور تاریخ ۱۰ کو ۳۵ آدمی حضرت کی قدمون پر جان نثار ہوی الحفیظ الحفیظ تمامی ساکنان اوس دیار کی ورد زبان سے اللہ جل شانہ اپنی بندون کو اونکی ہاتہہ بد رنج سی بچای رکہی آمین ثم آمین

ضلع جونپور

صاحب مہتمم اخبار دہلی گزٹ بحوالہ اپنی ایک کورسپانڈنٹ صاحب کی تحریر فرماتی ہین کہ ایک شخص مسمی سنگرام سنگہ مشہور مفسد ضلع جونپور نی ایک اور شخص کو جو مخبر سنگ ہمراہی ایک گروہ سپاہیان پولیس کی اوسکی تلاش مین سرگرم تہا گولی سی مار ڈالا — اہالیان پولیس نی بڑی کوشش اور جستجو سی سراغ لگایا ہی مگر تاہنوز مفصل حال کچہہ واضح نہین ہوا ہی فقط از دہلی گزٹ

ختن

دریافت ہوا کہ اندنون جو سپاہ روسیون کی اودہر کی ملک مین تاخت کرنی لگی ہی اور بی دردی اوسکی جیسے ہوتی ہین اور دست تعدی قوم نی بہی دست تطلم دراز کر رکہا ہی لہذا اودہر کی حاکم نی تبت والون سی مدد مانگی ہی دیکہئی اسکا کیا جواب ملتا ہی فقط از جلوہ طور

خلاصہ گورنمنٹ گزٹ

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی شمالی

اشتہارات

بہر اشتہار ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۷ء کی دفعہ ۶ کی بموجب مشتہر کیا جاتا ہی۔

نمبر ۲۶۹۸ (الف)
۱۹ جون سنہ ۱۸۶۶ء

ایلٹ کالون صاحب سوپرنٹنڈنٹ پرگنہ جات ترائی حصہ ضلع موسومہ پیلی بھیت کی ترمیم بندوبست کی لئی مقرر کیا گیا

نمبر ۲۷۰۸ (الف)
۲۰ جون سنہ ۱۸۶۶ء

بترمیم اشتہار صیغہ ہذا نمبر ۵۰۳ (الف) مورخہ ۱۹ ماہ گذشتہ کی نذیر احمد جالون کا ڈپٹی کلکٹر بندوبست جہانسی مین اُسی عہدہ کی قایم مقامی کری گا

صیغہ متفرقہ

نمبر ۲۰۲۳ (الف)
۱۵ جون سنہ ۱۸۶۶ء

صاحبان مندرجہ ذیل واسطے انتظام مراتب متعلقہ اس منظوری نوادر ممالک مغربی و شمالی کی جو ماہ فروری سنہ ۱۸۶۷ء مین بمقام اگرہ ہوگا قسمت جہانسی مین کمیٹی ہای قسمت اور ضلع کی ممبر مقرر ہوی

کمیٹی قسمت

صاحب کمشنر قسمت جہانسی
صاحب ڈپٹی کمشنر قسمت جالون
صاحب ڈپٹی کمشنر للت پور
صاحب ڈپٹی کمشنر جہانسی

ضلع جالون

صاحب ڈپٹی کمشنر، صاحب اسسٹنٹ کمشنر
صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
راجہ مان سنگہ رئیس رامپورہ
راجہ لچھمن سنگہ رئیس گوپال پور

ضلع للت پور

صاحب ڈپٹی کمشنر
صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
سبہا سکھہ چوبی ساکن للت پور
محمد حسین تحصیلدار

ضلع جہانسی

صاحب ڈپٹی کمشنر
صاحب اسسٹنٹ کمشنر
صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
جہکی لعل } مہاجنان
بندرابن

نمبر ۲۰۲۵ (الف)

گنگا پرشاد ڈپٹی کلکٹر ایٹہ کو بموجب دفعہ ۱۶ قواعد جدید رخصت ملازمان غیر متعہد کی ایک مہینی کی رخصت رعایتی اُس تاریخ سی مرحمت ہوی جب سی بار ادایش سی مستفید ہو۔

نمبر ۲۰۳۲ (الف)
۱۶ جون سنہ ۱۸۶۶ء

ڈبلیو ایس ہیرس صاحب سول اور سشن جج اگرہ کو علاوہ رخصت رعایتی ایک ماہ کی

جو منزالیہ کو بذریعہ اشتہار صفحہ ہذا نمبر ۱۵۰۱ (الف) مورخہ ۹ مئی سنہ ۱۸۶۶ء کی مرحمت ہوئی تھی بموجب دفعہ ۶ قواعد جدید رخصت ملازمان متعہد کی اور دس روز کی رخصت رعایتی عنایت ہوئی ✦

نمبر ۲۰۳۶ (الف)

ٹی ہیرس صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر اسکول مظفر پور واقع بنگالہ جو خدمت پر تعین ہوئی تھی گورنمنٹ ہذا کو سپرد ہوا ہی اسکول اجمیر کا ہیڈ ماسٹر مقرر ہوا ✦

نمبر ۲۰۴۰ (الف)

قواعد جو بغرض اجرا ایکٹ ۲۲ سنہ ۱۸۵۰ء اندر آبادی نینی تال کی نافذ ہوئی تھی انکی قاعدہ ۵ میں ضمن ہای زائد مندرجہ ذیل گورنمنٹ سی منظور ہو کر عوام کی اطلاع کی لئی مشتہر کی جاتی ہیں اور تاریخ امروزہ سی اثر پذیر بھی جائینگی ✦

۵ قماربازی عام کی لئی مکان یا کمرہ یا اور کوئی جگہہ رکھنا یا اوسکا مالک یا مہتمم ہونا
۶ کسی مکان قماربازی عام میں مصروف قماربازی پایا جانا ✦
۷ کسی سڑک یا گذرگاہ یا مقام عام میں قماربازی کرنا

نمبر ۲۰۴۱ (الف)

۱۹ جون سنہ ۱۸۶۶ء

کالی ناتھ مجوعہ دار سب اسسٹنٹ سرجن درجہ اول متعلقہ ہسپتال اور شفاخانہ شہر بنارس اسی عہدہ پر بلند شہر میں منتقل کیا گیا

نمبر ۲۰۵۰ (الف)

پورن چند بازجی سب اسسٹنٹ سرجن درجہ سوم مہتمم شفاخانہ بلند شہر بجای کالی ناتھ مجوعہ دار کی اسی عہدہ پر بنارس میں منتقل کیا گیا ✦

نمبر ۲۰۶۲ (الف)

جنو بخش پال سب اسسٹنٹ سرجن درجہ سوم کو بطور انتظام چند روزہ کانپور کی شفاخانہ کا اہتمام سپرد کیا گیا

نمبر ۲۰۶۵ (الف)

آرجار ووین صاحب اسسٹنٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر آٹاوہ اسی عہدہ پر فرخ آباد میں منتقل کیا گیا اور یہہ تبدیلی اسکی رخصت حال کی منقضی ہونیکی تاریخ سی محسوب ہوگی ✦ از گورنمنٹ گزٹ

خدا کی دین

گورکھپور میں ایک تماکو فروش قریب مکان شیر فروش کے رہتا ہے اوسکی زوجہ حاملہ تھی ایک بچہ جنا بعد وضع حمل کچہہ اور آثار حمل کی باقی رہے مگر تیسری دن ایک اور بچہ پیدا ہوا ✦ خوب این گل دیگر شگفت ✦

از اخبار رتن پور وہی بریلی فقط

بمقام دہلی مطبع پریس دہلی باہتمام ہزاری سنگہہ مالک مطبع کی چھاپا گیا